## توحید کی تعریف کیجئے - اس کے معاشرے اور انفرادی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ مضامین کیجئے۔

### تعارف:

اسلام میں سب سے زیادہ جس عقیدہ پر زور دیا گیا ہے وہ عقیدہ توحید ہے۔ توحید کا مطلب ہے اللہ کی وحدانیت پر یقین کرنا اس کی ذات کے برابر کسی دوسری ذات کو نہ جگہ نہ دینا۔ اس چیز پر پختہ یقین ہونا کہ اس کائنات کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ایک مومن کا اس بات پر پختہ ایمان ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی صرف عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی ثانی نہیں۔ بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ مضبوط ہونا چاہیے کہ اللہ ہی اس کائنات کے خالق، مالک ہیں وہی نظام ہستی چلا رہے ہیں

### توحید کے معنی:

خدا کی ظاہری اور باطنی وحدانیت کو اسلام میں لفظ توحید سے بیان کیا گیا ہے جو کہ "وحد" سے ماخوذ ہیں جو اکیلا قائم رہنے اور منفرد ہونے کے عمل کی طرف دلالت کرتا ہے۔

اسلامی عقیدہ میں "اِلٰہ" سے مراد اللہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ یہ اعلان ہے کہ اللہ (خدا) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ سورۃ اخلاص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا واضح ثبوت ہے۔ سورۃ اخلاص میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "کہہ دیجئے! اللہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

## ⭐ توحید فی الذات:-

توحید فی الذات توحید کی تین اقسام میں سے ایک ہے۔ اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں، کوئی برادری، کوئی قبیلہ نہیں۔ وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ ذات الٰہی کے بارے میں اس لیے ارشاد ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔ (الشوریٰ: 11)

ترجمہ: "اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثل ہے اسے کوئی انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ سورۃ الاعراف: 143) میں اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذات الٰہی کے دیدار کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

" اے میرے رب مجھے اپنا دیدار بخشیں رب نے فرمایا تو مجھے نہیں دیکھ سکتا، ہاں ذرا سامنے پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو تو مجھے دیکھ لے گا۔ چنانچہ اس کے رب نے جب پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے تھے۔

## ⭐ توحید فی الصفات:-

اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی اکیلا ہے۔ کوئی اس کے شایان شان نہیں۔ ارشاد ہے

وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى (النحل 16:60)

ترجمہ: "اللہ کی صفات سب سے برتر اور اعلیٰ ہیں۔

سورۃ طٰہٰ (20:8) میں ارشاد ہے۔

وَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

ترجمہ: اللہ اسم ذات ہے اور باقی اسمائے حسنیٰ اس کی صفات ہیں۔

(36)

## ★ توحید فی الافعال:-

اس سے مراد ہے کہ وہ تنہا ہے اس کائنات کا مالک ہے
اس کے افعال میں بھی نہ اس کا شریک ہے کوئی اور نہ ہی
معاون و مددگار۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: "آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کیلئے
ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے"

## توحید کے معاشرے پر اثرات:-

انسان کو خاص طور پر ایک مسلمان کو اپنی آخرت اور
دنیا کو سنوارنے کیلئے توحید پر یقین مستحکم کرنا ہوگا۔
عقیدہ توحید انسانوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ
باقی تمام تفرقات اور تعصبات کا خاتمہ کرتا ہے۔ سورۃ آل
عمران آیت نمبر 103 میں اللہ کا ارشاد ہے:

### (1) وحدتِ انسانیت

ترجمہ: "اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو
اور پھوٹ نہ ڈالو"

عقیدہ توحید مسلمانوں میں اخوت کا جذبہ پیدا کرتا ہے
ساری امت مسلمہ کو اس بات پر متفق کرتا ہے کہ
اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں، کوئی مددگار نہیں

### (2) عالمی سطح پر امن:

اگر دنیا بھر کے مسلمان توحید پر ایمان لاکر اپنے
امتیازات کو ختم کردیں اور اخوت و مساوات کا
ارادہ کریں تو عالمی سطح پر امن قائم ہو سکتا ہے
کوئی دنیاوی طاقت مسلمانوں کو زیر یا شکست نہیں دے
سکتی۔

### (3) عالمگیر معاشرے کی بنیاد:-

اگر مسلمانوں کا توحید پر ایمان پختہ ہو جائے تو
مختلف وجوہات پر قائم ہونے والی گروہ بندیاں ختم

ہوجاتی ہیں۔ ایک عالمگیر معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

### * مساوات کا درس

توحید پر یقین آدم کو اخوت کا درس دیتی ہے۔ اسی ایک خدا نے آدم کو پیدا کیا۔ سب انسان آدم کی اولاد ہیں۔ سب ایک ہی ماں اور باپ کی اولاد ہیں تو ظاہر ہے کہ سب رشتہ اخوت میں باہم منسلک ہیں اور سب بحیثیت انسان برابر ہیں۔ کسی بھی وجہ سے دوسرے انسانوں پر برتری حاصل نہیں۔ رنگ، زبان، نسل، کوئی بھی چیز برتری کی وجہ نہیں بن سکتی۔ سورۃ الحجرات میں ارشاد ہے:

"بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

## توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

توحید کی بڑی اہمیت ہے انسان کی انفرادی زندگی پر بھی بہت گہرا اثر کرتا ہے۔

### (۱) اطاعت الٰہی اور محبت الٰہی:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اس کی مخلوق سے محبت بھی کرتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ترجمہ: "وہ ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔"

علامہ اقبال اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کا تعلق یوں بیان کرتے ہیں۔

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الٰہ الا اللہ

### (2) خودی اور عزتِ نفس:-

اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین کرنے والے کو اللہ تعالیٰ
پستی سے اٹھا کر عزت نفس اور خودی کے اعلیٰ
درجے پر فائز کرتے ہیں کیونکہ یہ انسان نفع و نقصان
زندگی کے اتار چڑھاؤ ہر چیز میں صرف اللہ کی ذات
پر کامل یقین رکھتا ہے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(3) شجاعت و بہادری:
انسان کو جان و مال اور اہل و عیال سے محبت بزدل بنا
دیتی ہے۔ عقیدہ توحید بندہ مومن سے یہ دونوں چیزیں
ختم کر دیتا ہے۔ اس کی محبت بھی اپنے مالک سے ہوتی ہے اور
خوف بھی صرف اسی کا ہوتا ہے۔ سورۃ البقرہ آیت 165
میں ارشاد ہے: "ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں"

(4) صبر و تحمل:
اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین انسان کو صبر و تحمل کا
درس دیتا ہے۔ انسان نشیب و فراز پر مقام پر
زندگی میں صرف اللہ کی ذات کو ہی مشکل کشا مانتا ہے۔
ارشاد باری ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن (البقرہ: 153)

ترجمہ: "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"
اور توکل کے حوالے سے ارشاد ہے:
ترجمہ "اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے"
(سورۃ آل عمران: 12)

منہ غیر سے موڑ کر تعلق دیکھو
ہر چیز سے ~~تعلق~~ توڑ کر تعلق دیکھو
نکل جائے گا دل سے ماسوی اللہ کا خوف
اللہ سے جوڑ کر تعلق دیکھو۔

## (د) تقوی اور پرہیزگاری:

اللہ پر ایمان رکھنے سے انسان بہت سی بیماریوں برائیوں سے بچ جاتا ہے اور وہ نیک اور پرہیزگار ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں خوف ہوتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے وہ خوف اسے برائی کرنے سے روکتا ہے۔ سورۃ البقرہ 284 میں ارشاد ہے:

ترجمہ "تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا۔"

## تجزیہ:

عقیدہ توحید کے اجتماعی، انفرادی فوائد اور قرآن مجید میں اس کی اہمیت سے پتا چلا کہ اگر بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان "وحدت" یعنی اللہ کی وحدانیت پر پختہ ہو جاتا ہے تو ہم ہر موڑ پر اللہ کی رہنمائی کو دیکھیں گے۔ صرف اسی کو اپنا رہبر، مشکل کشا، ہمدرد، مددگار پائیں گے اور اگر عقیدہ توحید پر ایمان نہیں لائیں گے تو ہم خود کو مصائب میں، زندگی کی الجھنوں میں خود کو اکیلا پائیں گے اور سکونِ قلب کی دولت سے بھی محروم رہیں گے۔